39

رمضان المبارک سے فائدہ اٹھاؤ

(فرمودہ ۱۵- جنوری ۱۹۳۲ء)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں نے پچھلے جمعہ کے خطبہ میں احباب کو نصیحت کی تھی کہ جہاں جہاں تک میری آواز پہنچے اور جماعت کو اطلاع ہو اس سال کے پروگرام میں علاوہ تبلیغ احمدیت کے اس بات کو خاص طور پر مد نظر رکھیں کہ باہم اتحاد و اتفاق کو ترقی دی جائے اور اس سلسلہ میں سب سے پہلا قدم یہ اٹھایا جائے کہ جنہیں یہ اطلاع پہنچے وہ اس جمعہ تک جو آج گزر رہا ہے۔ ایسے لوگوں سے جن سے ان کا جھگڑا دنیوی اور نفسانی وجوہات پر ہو صلح کرلیں اور کوئی یہ مت خیال کرے کہ میں مظلوم ہوں اس لئے دوسرے کو پہلے صلح کرنی چاہئے بلکہ مظلوم کو زیادہ ضرورت ہے کہ صلح کرے کیونکہ پہلے صلح کرنے والے کے لئے عظیم الشان انعام کا وعدہ ہے اور یہ یقیناً بد قسمتی ہوگی کہ ایک تو انسان مظلوم ہو اور دوسرے صلح کرنے کے انعامات بھی ظالم کو مل جائیں- میں امید کرتا ہوں کہ دوستوں نے نہ صرف قادیان میں بلکہ باہر بھی اس پر ضرور عمل کیا ہوگا- لیکن اس قدر وسیع جماعت کے کانوں تک ایک بات کو اتنی جلدی پہنچانا چونکہ آسان نہیں اور ممکن ہے متواتر ایک بات دہرانے کے بغیر بعض لوگوں تک نہ پہنچ سکے اس لئے مختصراً میں نے پھر اسے بیان کردیا ہے-

اس کے بعد میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جن کو خدا تعالیٰ توفیق دے وہ رمضان المبارک سے فائدہ اٹھائیں-اس مہینہ میں دعاؤں کی قبولیت کا خاص موقع ہوتا ہے-اللہ تعالیٰ ان دنوں میں خاص طور پر دعائیں سنتا ہے-اگرچہ یہ کہنا کہ خدا کو ان دنوں سے خاص تعلق ہے اس کی ہتک ہے لیکن اس میں شُبہ نہیں کہ اس نے اپنے بندوں پر احسان کرنے کے ایسے ذرائع مقرر

کر دیئے ہیں جن سے سوتوں میں بیداری پیدا ہو سکے اور وہ سمجھیں کہ اگر سارا سال نہیں تو اس مہینہ میں ہی روحانی فائدہ اٹھالیں۔ آج کل چھوٹے چھوٹے بچے بھی روزہ رکھنے پر اصرار کرتے ہیں جن پر روزے فرض نہیں بلکہ وہ بچے بھی جو نماز تو شاید سال میں ایک دو دفعہ ہی پڑھتے ہیں مگر روزہ رکھنے کے لئے بہت بیتاب ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ اس لحاظ سے تو مفید ہو سکتا ہے کہ بچوں کو بھوک برداشت کرنے کی عادت ہوتی ہے لیکن روزے اس لئے نہیں آئے کہ انسان بھوکا رکھا جائے بلکہ اس لئے ہیں کہ نفس پر قابو پانے کی عادت ڈالی جائے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی طرف انسان کو متوجہ کرنے کے لئے آئے ہیں لیکن جو سحری کو کھانا کھا کر پھر سو جاتا ہے اس کا کیا روزہ ہے۔

میں نے دیکھا ہے عورتوں میں یہ مرض عام ہے کہ روزہ میں وہ عبادت کم کرتی اور کھانے پینے کی طرف زیادہ توجہ کرتی ہیں۔ بے شک عورت کے فرائض میں یہ بات داخل ہے کہ وہ گھر میں کھانے کا سامان کرے اور جہاں نوکر وغیرہ نہ ہو خود کھانا تیار کرے لیکن ان دنوں میں ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ زیادہ وقت سحری تیار کرنے میں صرف نہ ہو بلکہ نماز پڑھنے میں لگے۔ اور مردوں کو بھی چاہیئے کہ اپنے کھانے یا کھانے کو زیادہ بالذت بنانے کے لئے عورتوں کو اس نعمت سے محروم نہ رکھیں۔ ممکن ہے بعض عورتیں چاہتی ہوں کہ اس وقت عبادت کریں لیکن مرد ان سے ایسا سلوک کرتے ہوں کہ وہ ڈر کے مارے کھانا پکانے یا اسے زیادہ بالذت بنانے میں وقت صرف کرنے پر مجبور ہوں۔ آج کل تو سردی کا موسم ہے۔ رات کا پکایا ہوا کھانا بھی سحری کے وقت استعمال کیا جا سکتا ہے۔ صرف روٹی پکانے کی ضرورت رہتی ہے۔ اگرچہ اب تو یورپ والوں نے روٹیاں بھی ایسی ایجاد کر دی ہیں جو آٹھ آٹھ دن تک خراب نہیں ہوتیں۔ غرضیکہ عورت و مرد سب ان دنوں میں زیادہ عبادت کریں بلکہ جو بیمار یا مسافر ہونے یا کسی اور شرعی عذر کے ماتحت روزہ نہ رکھ سکتے ہوں وہ بھی تہجد پڑھنے کی کوشش کریں اور دعاؤں اور عبادت میں حصہ لیں۔ بلکہ ایسے لوگ اگر اپنے دل میں کڑھتے ہوں کہ روزہ کیوں نہیں رکھ سکتے تو روزہ داروں میں شامل ہو سکتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ ایک دفعہ جہاد پر جا رہے تھے کہ اپنے ساتھیوں سے فرمایا مدینہ میں بعض لوگ ایسے ہیں جو جہاد کے ثواب میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے کہ مشکلات تو ہم اٹھائیں اور ثواب میں وہ بھی شامل ہو جائیں جو اپنے گھروں میں بیٹھے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ سستی اور کوتاہی کی وجہ سے ہمارے ساتھ آنے

سے نہیں رکے بلکہ ایسی مجبوریوں کی وجہ سے پیچھے رہے ہیں جو ان کے قبضہ سے باہر تھیں۔ اور تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچتی جو ان کو نہ پہنچے۔ تم کسی وادی میں نہیں چل رہے ہوتے مگر وہ ساتھ ہوتے ہیں۔[1]

پس وہ انسان جو کسی جائز مجبوری کی وجہ سے کسی عبادت میں شریک نہیں ہو سکتا اور اس کے لئے دل میں کڑھتا ہے ویسا ہی ثواب کا مستحق ہوتا ہے جیسا وہ انسان جو عبادت بجالا رہا ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جو شرعی مجبوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا مگر اس پر افسوس کرتا ہے وہ بھی ثواب کا مستحق ہے۔

(الفضل ۲۱ جنوری ۱۹۳۲ء)

---

[1] بخاری کتاب الجهاد و السیر باب من حبسه العذر عن الغزو